ایم حمید اللہ جمیل ایڈووکیٹ

سامان سو برس کا ہے' پل کی خبر نہیں

''میری کرسی بڑی مضبوط ہے'' بھٹو کے یہ الفاظ ہماری تاریخ کا حصہ بن چکے۔ اس ایک فقرے میں بھٹو نے اپنے اندر چھپے گھمنڈ اور تکبر کو باہر اُگل دیا تھا۔ وہ عوام کی نفسیات اور فکری سطح سے خوب آشنا تھا اس نے ''روٹی' کپڑا اور مکان'' کا نعرہ لگا کر سادہ لوح عوام کو اپنے پیچھے لگا لیا۔ اسلامی سوشلزم کے نعروں' عوام دوست شعبدہ بازیوں اور غریب پرور تقریری حربوں سے وہ ایک مقبول لیڈر بن گیا۔ اس نے جمہوریت کے نام پر سول آمریت نافذ کی' پارلیمنٹ کو یرغمال بنائے رکھا' مخالفین کو ریاستی جبر کا نشانہ بنایا اور مطلق العنان حکمران بن کر من مانیاں کرتا رہا۔ بے پناہ اختیارات نے اسے اس زعم میں مبتلا کر دیا کہ اب اس سے کوئی اقتدار نہیں چھین سکتا اور یہ کہ اب وہ ناقابلِ تسخیر ہو چکا ہے۔ قوت و اختیار کے نشہ میں مخمور طاقت ور ترین وزیر اعظم کی حیثیت سے اس نے اس حقیقت کو شائد فراموش کر دیا کہ کائنات کا حقیقی اور احکم الحاکمین صرف اللہ ہے اور ہمیشگی اور دوام صرف اسی کو حاصل ہے۔ غفلت کی اسی گھڑی میں اس کی زبان سے ارادتاً یہ الفاظ نکلے کہ ''میری کرسی بڑی مضبوط ہے۔'' اس کے اس ''بڑے بول'' پر قانونِ قدرت کس طرح خاموش و جامد رہ سکتا تھا' قدرت نے جنرل ضیاء الحق کے ذریعے سے اس کا اقتدار چھین لیا اور اسے جیل کی سلاخوں کے پیچھے پہنچا دیا۔ جنرل ضیاء نے عنانِ اقتدار سنبھال کر بھٹو کے خلاف کسی کونے کھدرے میں پڑے مقدمہ قتل کو زندہ کیا اور اسے تختۂ دار پر لٹکا دیا۔ بھٹو کے بیرونی دنیا سے گہرے تعلقات تھے' مگر کوئی لیڈر' کوئی حکمران اسے بچانے نہ آیا۔ دنیا تماشا دیکھتی رہی اور عوامی حقوق کے دعوے دار اور جمہوریت کے ''چیمپئن'' کو راتوں رات موت کی نیند سلا دیا گیا۔

جنرل ضیاء نے بھٹو کا تختہ اُلٹ کر ''نفاذِ اسلام'' کا پُرکشش منشور پیش کیا۔ اُس نے اسلام کے نام پر سیاست کی مگر اپنے طویل ترین دورِ اقتدار میں اسلام کا کوئی باضابطہ قانون نافذ نہ کر سکا۔ اس نے بیرونی دباؤ کے باعث غیر جماعتی الیکشن کروا کر رسمی' لفظی اور کاغذی جمہوریت بحال کی اور محمد خان جونیجو کی شکل میں بے اختیار' مجبورِ محض اور ڈمی وزیر اعظم تخلیق کیا۔ ۱۹۸۵ء میں آٹھویں ترمیم کے ذریعے سے پارلیمنٹ کو چشم زدن میں صفحۂ ہستی سے مٹانے اور چودہ کروڑ عوام کے مینڈیٹ کو پاؤں تلے روند ڈالنے کا صوابدیدی اختیار خود ساختہ طریقے سے حاصل کیا اور یوں مئی ۱۹۸۸ء کو جونیجو حکومت برطرف کر کے پارلیمنٹ توڑ دی۔ وہ ریفرنڈم کا ''چور دروازہ'' استعمال کر کے صدر بنا اور تمام غیر آئینی و غیر جمہوری حربے استعمال کر کے اقتدار کے مزے لُوٹتا رہا۔ وہ کھلم کُھلا آئین کا مذاق اُڑاتا اور اسے بے معنی اور بے وقعت

قرار دیتا رہا۔ اس نے اپنے اقتدار کو دوام دینے کے لیے ہر طرح کی من مانیاں کیں مگر قدرت نے ''نفاذِ اسلام'' کے اس ''چیمپئن'' کو اگست ۱۹۸۸ء میں بہاول پور کے مقام پر فضائی حادثہ میں موت سے ہم کنار کر دیا اور یوں اس کی ابدی حکمرانی کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے اور اس کا گیارہ سالہ دورِ آمریت اپنے منطقی انجام کو پہنچا۔

نواز شریف کا دور سول آمریت اور مطلق العنانیت کا بدترین دور تھا۔ وہ بہت بڑا ''جمہوریت پسند'' تھا مگر اس کے دورِ اقتدار میں پارلیمنٹ کی بجائے ''ابّا جی'' کے احکام چلتے رہے۔ وہ نام نہاد ''ہیوی مینڈیٹ'' اور آئینی ترامیم کے ذریعے سے ''مختارِ کل'' اور ''ظلِ الٰہی'' بن کر راج کرتا رہا۔ رائے ونڈ میں ''قصرِ شاہی'' بنواتا رہا، قومی دولت لوٹی جاتی رہی اور ملکی معیشت برباد ہوتی رہی مگر وہ قوم کو ''کشکول'' توڑنے اور وطن عزیز کو ''ایشین ٹائیگر'' بنانے کے کھوکھلے دعوے کرتا رہا۔ وہ بے پناہ طاقت ور حکمران تھا اور اس نے دو آرمی چیفس اور ایک چیف جسٹس آف پاکستان فارغ کیے۔ اس نے سپریم کورٹ پر حملہ کروا کے دنیا بھر میں عدلیہ کے وقار کو مجروح کیا۔ بدقسمتی سے جنرل پرویز مشرف کا پتا صاف کرنے کی کوشش میں اقتدار کھو بیٹھا اور اٹک جیل میں ڈال دیا گیا۔ ''مردِ آہن'' کہلانے کا دعویدار جب جیل اور قیدِ تنہائی کی صعوبتیں برداشت نہ کر سکا تو فوجی حکمران کے ساتھ کسی خفیہ ''ڈیل'' کے نتیجہ میں ملک سے جلاوطن ہو کر جان بچانے میں کامیاب ہو گیا۔ کوئی جا کے ماڈل ٹاؤن لاہور میں واقع اس کا گھر دیکھے جہاں ہر وقت عرضیاں اٹھائے اور جھولیاں پھیلائے عوام کا جمِ غفیر کھڑا رہتا تھا' آج دل خراش ویرانی اور وحشت کا منظر پیش کر رہا ہے۔

فاعتبروا یااولی الابصار

جنرل پرویز مشرف اقتدار سنبھال کر ضیاء الحق کی ''سنت'' پر عمل کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ وہ بھی ضیاء الحق کی طرح ریفرنڈم کے ذریعے سے صدر بنے اور طرح طرح کے غیر آئینی و غیر جمہوری حربے استعمال کر کے اپنے اقتدار کو طول دینے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور آئین اور پارلیمنٹ کی بالادستی سوالیہ نشان بن کر رہ گئی ہے۔ ''کنگز پارٹی'' کو اقتدار کی سیج پر بٹھا دیا گیا ہے اور میر ظفر اللہ خان جمالی کی شکل میں ''محمد خان جونیجو'' دریافت کر لیا گیا ہے۔ ایل ایف او اور نیشنل سیکورٹی کونسل کے ذریعے سے پارلیمنٹ کو بے وقعت بنا دیا گیا ہے۔ لولی لنگڑی اور لفظی جمہوریت کو ''حقیقی جمہوریت'' قرار دے دیا گیا ہے۔ کہانی وہی پرانی' صرف کردار بدل دیئے گئے ہیں۔ انسان کا یہ المیہ ہے کہ وہ ماضی سے کچھ نہیں سیکھتا اور اقتدار میں آ کر ''مختارِ کل'' اور ''کاتبِ تقدیر'' بننے کے خواب دیکھنے لگتا ہے اور تمام تر اختیارات اپنی ذات میں مجتمع کر کے خود کو محفوظ اور اپنے تخت و تاج کو پائیدار اور ناقابلِ تسخیر خیال کرنے لگتا ہے۔ اس کا یہ زعم اور جنوں اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیتا اور عقل کو ماؤف کر ڈالتا ہے اور وہ زندگی کی یہ تلخ حقیقت بھلا دیتا ہے کہ

سامان سو برس کا ہے' پل کی خبر نہیں